

(۱۰) وَمِنْ كِتَابِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مکتوب (۱۰)

إِلَيْهِ أَيْضًا

معاویہ کی طرف

وَ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ إِذَا تَكَشَّفَتْ عَنْكَ  
جَلَابِيبُ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنْ دُنْيَا، قَدْ تَبَهَّجَتْ  
بِزِينَتِهَا، وَ خَدَعَتْ بِكَلِّتِهَا، دَعَاكَ  
فَأَجَبْتَهَا، وَ قَادَتْكَ فَاتَّبَعْتَهَا، وَ أَمَرْتُكَ  
فَأَطَعْتَهَا، وَ إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَقْفَكَ وَاقِفٌ عَلَى  
مَا لَا يَنْجِيكَ مِنْهُ مَجْنُونٌ.

تم اس وقت کیا کرو گے جب دنیا کے یہ لباس جن میں لپٹے ہوئے  
ہو تم سے اتر جائیں گے۔ یہ دنیا جو اپنی سچ دھج کی جھلک دکھاتی اور  
اپنے حظ و کیف سے ورغلائی ہے، جس نے تمہیں پکارا تو تم نے لبیک  
کہی، اس نے تمہیں کھینچا تو تم اس کے پیچھے ہو لئے اور اس نے تمہیں  
حکم دیا تو تم نے اس کی پیروی کی۔ وہ وقت دور نہیں کہ بتانے والا تمہیں  
ان چیزوں سے آگاہ کرے کہ جن سے کوئی سپر تمہیں بچا نہ سکی۔

فَأَقْعَسَ عَنِ هَذَا الْأَمْرِ، وَ خُذْ أُهْبَةً  
الْحِسَابِ، وَ شَبِّهِ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ، وَ لَا  
تُمْكِنِ الْعَوَاةَ مِنْ سَمْعِكَ، وَ إِلَّا تَفْعَلْ  
أَعْلَبُكَ مَا أَغْفَلْتَ مِنْ نَفْسِكَ، فَإِنَّكَ  
مُتَرَفٌّ قَدْ أَخَذَ الشَّيْطَانُ مِنْكَ مَا أَخَذَهُ، وَ  
بَلَغَ فِيكَ أَمَلَهُ، وَ جَزَى مِنْكَ مَجْرَى  
الرُّوحِ وَ الدَّمِ.

لہذا اس دعویٰ سے باز آ جاؤ، حساب و کتاب کا سرو سامان کرو اور  
آنے والی موت کیلئے دامن گردان کر تیار ہو جاؤ، اور گمراہوں کی باتوں  
پر کان نہ دھرو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر میں تمہاری غفلتوں پر  
(جھنجھوڑ کر) تمہیں متنبہ کروں گا۔ تم عیش و عشرت میں پڑے ہو،  
شیطان نے تم میں اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے، وہ تمہارے بارے  
میں اپنی آرزوئیں پوری کر چکا ہے اور تمہارے اندر روح کی طرح  
سرائت کر گیا اور خون کی طرح (رگ و پے میں) دوڑ رہا ہے۔

وَ مَتَى كُنْتُمْ يَا مُعَاوِيَةَ سَاسَةَ الرَّعِيَّةِ،  
وَ وِلَاةَ أَمْرِ الْأُمَّةِ؟ بِغَيْرِ قَدَمٍ سَابِقِ، وَ لَا  
شَرَفٍ بَاسِقِ، وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ لُزُومِ  
سَوَابِقِ الشَّقَاءِ، وَ أَحْذَرُكَ أَنْ تَكُونَ  
مُتَمَادِيًّا فِي غَزَاةِ الْأُمْنِيَّةِ، مُحْتَلِفَ الْعَلَانِيَّةِ  
وَ السَّرِيرَةِ.

اے معاویہ! جھلاتم لوگ (امیہ کی اولاد) کب رعیت پر حکمرانی کی  
صلاحیت رکھتے تھے؟ اور کب امت کے امور کے والی و سرپرست  
تھے؟ بغیر کسی پیش قدمی اور بغیر کسی بلند عزت و منزلت کے۔ ہم دیرینہ  
بدنختیوں کے گھر کر لینے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ میں اس چیز پر  
تمہیں متنبہ کئے دیتا ہوں کہ تم ہمیشہ آرزوؤں کے فریب پر فریب  
کھاتے ہو اور تمہارا ظاہر باطن سے جدا رہتا ہے۔

وَ قَدْ دَعَوْتُ إِلَى الْحَرْبِ، فَدَعِ النَّاسَ  
جَانِبًا وَ اخْرُجْ إِلَيَّ، وَ أَعْفِ الْفَرِيقَيْنِ مِنَ  
الْقِتَالِ، لِيُعْلَمَ أَيْنَا الْبَرِّينِ عَلَى قَلْبِهِ، وَ

تم نے مجھے جنگ کیلئے لاکارا ہے تو ایسا کرو کہ لوگوں کو ایک طرف کر  
دو اور خود (میرے مقابلے میں) باہر نکل آؤ۔ دونوں فریق کو کشت و  
خون سے معاف کرو، تاکہ پتہ چل جائے کہ کس کے دل پر زنگ کی

تہیں چڑھی ہوئی اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔

الْمَغْطَى عَلَى بَصَرِهِ!

میں (کوئی اور نہیں) وہی ابو الحسن ہوں کہ جس نے تمہارے نانا (عتبہ بن ربیعہ)، تمہارے ماموں (ولید بن عتبہ) اور تمہارے بھائی (حظلمہ بن ابی سفیان) کے پر نچے اڑا کر بدر کے دن مارا تھا۔ وہی تلوار اب بھی میرے پاس ہے اور اسی دل گردے کے ساتھ اب بھی دشمن سے مقابلہ کرتا ہوں۔ نہ میں نے کوئی دین بدلا ہے، نہ کوئی نیانہی کھڑا کیا ہے۔ اور میں بلاشبہ اسی شاہراہ پر ہوں جسے تم نے اپنے اختیار سے چھوڑ رکھا تھا اور پھر مجبوری سے اس میں داخل ہوئے۔

فَأَنَا أَبُو حَسَنِ قَاتِلُ جَدِّكَ  
وَ خَالِكَ وَ أَخِيكَ شَدْخًا يَوْمَ بَدْرٍ،  
وَ ذَلِكَ السَّيْفُ مَعِي، وَ بِذَلِكَ  
الْقَلْبِ أَلْفَى عَدُوِّي، مَا اسْتَبَدَلْتُ  
دِينًا، وَ لَا اسْتَحَدَثْتُ نَبِيًّا، وَ إِنْ لَعَلَى  
الْبُهَّاجِ الَّذِي تَرَكْتُمُوهُ طَائِعِينَ، وَ  
دَخَلْتُمْ فِيهِ مَكْرَهِينَ.

اور تم ایسا ظاہر کرتے ہو کہ تم خونِ عثمان کا بدلہ لینے کو اٹھے ہو، حالانکہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کا خون کس کے سر ہے۔ اگر واقعی بدلہ ہی لینا منظور ہے تو انہی سے لو۔ اب ملتو وہ (آنے والا) منظر میری آنکھوں میں پھر رہا ہے کہ جب جنگ تمہیں دانتوں سے کاٹ رہی ہوگی اور تم اس طرح بلبلاتے ہو گے جس طرح بھاری بوجھ سے اونٹ بلبلاتے ہیں، اور تمہاری جماعت تلواروں کی تابڑ توڑ مار، سر پر منڈلانے والی قضا اور کشتوں کے پستے لگ جانے سے گھبرا کر مجھے کتابِ خدا کی طرف دعوت دے رہی ہوگی۔ حالانکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کافر اور حق کے منکر ہیں یا بیعت کے بعد اسے توڑ دینے والے ہیں۔

وَ زَعَمْتَ أَنَّكَ جِئْتَ ثَائِرًا بِدَمِ عُثْمَانَ،  
وَ لَقَدْ عَلِمْتَ حَيْثُ وَقَعَ دَمُ عُثْمَانَ فَاطْلُبْهُ  
مِنْ هُنَاكَ إِنْ كُنْتَ طَالِبًا، فَكَأَنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ  
تَضِجُ مِنَ الْحَزْبِ إِذَا عَضَّتْكَ ضَجِيجِ  
الْجَمَالِ بِالْأَثْقَالِ، وَ كَأَنِّي بِجَمَاعَتِكَ  
تَدْعُوْنِي جَزَعًا مِنَ الضَّرْبِ الْمُتَتَابِعِ، وَ  
الْقَضَاءِ الْوَاقِعِ، وَ مَصَارِعَ بَعْدَ مَصَارِعِ، إِلَى  
كِتَابِ اللَّهِ، وَ هِيَ كَافِرَةٌ جَاحِدَةٌ، أَوْ مُبَايَعَةٌ  
حَآئِدَةٌ.

--☆☆--

-----☆☆-----

ط امیر المؤمنین علیؑ کی یہ پیشین گوئی جنگِ صفین کے متعلق ہے جس میں مختصر سے لفظوں میں اس کا پورا منظر کھینچ دیا ہے۔ چنانچہ ایک طرف معاویہ عراقیوں کے حملوں سے حواس باختہ ہو کر بھاگنے کی سوچ رہا تھا اور دوسری طرف اس کی فوج موت کی پیہم یورش سے گھبرا کر چلا رہی تھی اور آخر کار جب بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو قرآنِ نیزوں پر اٹھا کر صلح کا شور مچا دیا اور اس حیلہ سے بچے کچھے لوگوں نے اپنی جان بچائی۔ اس پیشین گوئی کو کسی قیاس و تخمین یا واقعات سے اخذ نتائج کا نتیجہ نہیں قرار دیا جاسکتا اور نہ ان جزئی تفصیلات کا فراسط و دور رس بصیرت سے احاطہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ ان پر سے وہی پردہ اٹھا سکتا ہے جس کا ذریعہ اطلاع پیغمبر ﷺ کی زبان وحی ترجمان ہو یا القائل ربانی۔

☆☆☆☆☆